تصوف اور سماجی عمل: سماجی ترقی پر تصوف کے اثرات کا ایک مطالعہ

Mysticism and Social Action: A Study of Sufism's Impact on Community Development

Dr. Muhammad Qasim Zaman
Professor of Islamic Studies and Religious Studies, Princeton University (originally from Pakistan)
Dr. Li Wei
Department of Religious Studies, Peking University, China

Abstract:

Mysticism, with its profound exploration of the divine and the inner self, often appears detached from the tangible world of societal structures and communal needs. However, this study delves into the dynamic relationship between mysticism and social action, focusing specifically on Sufism's influence on community development. Sufism, the mystical branch of Islam, embodies a rich tradition of spiritual exploration, encompassing practices aimed at achieving union with the divine and nurturing an ethos of compassion, love, and service. Drawing upon a multidisciplinary approach, this research synthesizes insights from religious studies, sociology, anthropology, and development studies to unravel the intricate interplay between Sufi teachings and practical engagement with societal challenges. Through a thorough analysis of historical texts, contemporary case studies, and ethnographic fieldwork, this study illuminates how Sufi principles and practices have inspired and catalyzed community development initiatives across diverse cultural and geographical contexts. Central to this exploration is an examination of the transformative potential of Sufi spirituality in addressing pressing social issues, such as poverty alleviation, healthcare provision, education access, and environmental sustainability. By cultivating a deep sense of interconnectedness, empathy, and social responsibility, Sufism fosters a holistic approach to development that transcends mere material advancement, emphasizing the nurturing of human potential and the enhancement of collective well-being.

Keywords: *Sufism, mysticism, social action, community development, spiritual enlightenment, Islam, social cohesion, justice, sustainable development.*

مطلوبہ الفاظ: *تصوف، تصوف، سماجی عمل، معاشرتی ترقی، روحانی روشن خیالی، اسلام، سماجی ہم آہنگی، انصاف، پائیدار ترقی۔*

P-ISSN: 3006-6921

E-ISSN: 3006-693X

تعارف:

ایس ufism، اسلام کی صوفیانہ جہت، تاریخی طور پر روحانی روشن خیالی اور ذاتی تبدیلی کے راستے کے طور پر سمجھی جاتی رہی ہے۔ تاہم، اپنے انفرادی پہلوؤں سے ہٹ کر، تصوف میں اجتماعی مصروفیت اور سماجی ذمہ داری کی ایک بھرپور روایت شامل ہے۔ یہ مقالہ صوفی برادریوں کے تناظر میں تصوف اور سماجی عمل کے درمیان گٹھ جوڑ کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس بات پر توجہ مرکوز کرتا ہے کہ صوفی تعلیمات اور طرز عمل کس طرح کمیونٹی کی ترقی کے اقدامات کو متاثر کرتے ہیں۔ اگرچہ موجودہ اسکالرشپ نے تصوف کی روحانی جہتوں کا بڑے پیمانے پر جائزہ لیا ہے، لیکن معاشرتی ترقی کے لیے اس کے عملی مضمرات کو تلاش کرنے والے ادب کی کمی ہے۔ ایک بین الضابطہ عینک کے ذریعے، اس مطالعے کا مقصد ان طریقوں کی چھان بین کرکے اس خلا کو پُر کرنا ہے جن میں تصوف سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے، انصاف کو فروغ دیتا ہے، اور نچلی سطح پر پائیدار ترقی کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

تصوف کا پس منظر:

تصوف، اسلام کی صوفیانہ جہت، اسلامی روایت کے ابتدائی دنوں کی ایک بھرپور اور کثیر جہتی تاریخ رکھتا ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں ابھرتے ہوئے، تصوف مسلمان مومنین کی روحانی امنگوں کے جواب کے طور پر تیار ہوا جو اپنے عقیدے کی گہرائی سے سمجھنا چاہتے تھے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اصطلاح "تصوف" عربی لفظ "صوف" سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب اون ہے، جو کہ ابتدائی صوفیاء کے دنیاوی وابستگیوں سے دستبردار ہونے کی علامت کے طور پر پہنے ہوئے سنہرے لباس کی علامت ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ، تصوف ایک پیچیدہ روحانی روایت کی شکل اختیار کر گیا جس کی خصوصیت الٰہی کے براہ راست ذاتی تجربے پر زور دیتی ہے، جسے "ذوق" یا "چکھنا" کہا جاتا ہے۔

تصوف کا مرکز "تصوف" کا تصور ہے جس میں روحانی طریقوں اور مضامین کی ایک وسیع رینج شامل ہے جس کا مقصد روح کو پاک کرنا اور خدا کا قرب حاصل کرنا ہے۔ ان طریقوں میں اکثر مقدس نصوص کی تلاوت، مراقبہ، دعا اور عقیدت کے اعمال شامل ہوتے ہیں۔ تصوف روحانی آقاؤں یا اساتذہ کی رہنمائی پر بھی بہت زور دیتا ہے جنہیں "شیخ" کہا جاتا ہے جو اپنے شاگردوں کو روحانی رہنمائی اور رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

اپنی پوری تاریخ میں، تصوف مختلف شکلوں اور مکاتب فکر میں ظاہر ہوا ہے، جو متنوع ثقافتی اور جغرافیائی سیاق و سباق کی عکاسی کرتا ہے جن میں اس کی نشوونما ہوئی۔ رومی کی پرجوش شاعری سے لے کر ابن عربی کی سخت فلسفیانہ تحقیق تک، تصوف میں روحانی اظہار کی ایک بھرپور ٹیپسٹری شامل ہے۔ صوفی احکامات، یا "طریقہ"، پریکٹیشنرز کی منظم کمیونٹی کے طور پر ابھرے، جن میں سے ہر ایک کی اپنی الگ الگ تعلیمات، طریقوں، اور روحانی اتھارٹی کے سلسلے ہیں۔ ان احکامات نے اسلامی دنیا اور اس سے باہر تصوف کے پھیلاؤ میں ایک اہم کردار ادا کیا، روحانی اور سماجی اثر و رسوخ کے مراکز کے طور پر خدمات انجام دیں۔

ظلم و ستم اور پسماندگی کے ادوار کا سامنا کرنے کے باوجود، تصوف اسلامی روایت کے اندر ایک متحرک اور بااثر قوت کے طور پر برقرار ہے۔ اس کی محبت، ہمدردی، اور اندرونی تبدیلی کی تعلیمات دنیا بھر کے لاکھوں مومنین کے ساتھ گونجتی رہتی ہیں، انہیں روحانی تکمیل حاصل کرنے اور خدمت اور سماجی انصاف کے کاموں میں مشغول ہونے کی ترغیب دیتی ہیں۔ جیسا کہ ہم کمیونٹی کی ترقی پر تصوف کے اثرات کے مطالعہ میں گہرائی میں جاتے ہیں، اس روایت کی تاریخی اور روحانی دولت اور آج کی دنیا میں اس کی پائیدار مطابقت کو پہچاننا ضروری ہے۔

مطالعہ کے مقاصد

اس مطالعے کے دو مقاصد ہیں: اول، اسلام کے اندر ایک صوفیانہ روایت کے طور پر ان طریقوں کی چھان بین کرنا جن میں تصوف، کمیونٹی کی ترقی کے اقدامات کو متاثر کرتا ہے اور اس میں تعاون کرتا ہے، اور دوسرا، سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے صوفی اصولوں اور طریقوں کے عملی مظاہر کو تلاش کرنا۔ ، انصاف، اور کمیونٹیز کے اندر پائیدار ترقی۔ ان مقاصد کا جائزہ لے کر، مطالعہ کا مقصد تصوف کی روحانی جہتوں اور معاشرے پر اس کے ٹھوس اثرات کے درمیان فرق کو ختم کرنا ہے۔

مزید برآں، یہ تحقیق اس بات کی گہری تفہیم فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ کس طرح صوفی تعلیمات اور طرز عمل نچلی سطح پر سماجی عمل کو تحریک اور سہولت فراہم کر سکتے ہیں۔ ایک بین الضابطہ نقطہ نظر کے

ذریعے، مذہبی علوم، سماجیات، اور ترقی کے علوم سے حاصل ہونے والی بصیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے، یہ مطالعہ ٹھوس معاشرتی تبدیلی کو متاثر کرنے میں تصوف کی تبدیلی کی صلاحیت پر روشنی ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اس مطالعے کا ایک اور مقصد کمیونٹی کی ترقی کی کوششوں میں صوفی اصولوں کے اطلاق میں موجود چیلنجوں اور حدود کا تجزیہ کرنا ہے۔ صوفی احکامات کی اندرونی حرکیات کے ساتھ ساتھ بیرونی دباؤ اور سیاسی سیاق و سباق کا تنقیدی جائزہ لے کر، تحقیق کا مقصد سماجی تبدیلی کے لیے تصوف کو استعمال کرنے میں شامل پیچیدگیوں کے بارے میں باریک بینی سے آگاہی فراہم کرنا ہے۔

بالاخر، اوپر بیان کیے گئے مقاصد کو واضح کرتے ہوئے، یہ مطالعہ سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے، انصاف کو فروغ دینے، اور کمیونٹیز کے اندر پائیدار ترقی کی سہولت فراہم کرنے میں تصوف کے کردار کی گہرائی سے تعریف کرنے میں اپنا حصہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ تجرباتی تحقیقات اور نظریاتی تجزیے کے ذریعے، تحقیق کا مقصد ایسی قیمتی بصیرتیں فراہم کرنا ہے جو معاشرے کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لیے تصوف کے امکانات کو بروئے کار لانے کے لیے مستقبل کی کوششوں سے آگاہ کر سکے۔

تصوراتی فریم ورک

اس مطالعے کا تصوراتی ڈھانچہ اسلام کی صوفیانہ جہت، تصوف کے تناظر میں تصوف اور سماجی عمل کے سنگم کے گرد گھومتا ہے۔ اس فریم ورک کا مرکزی خیال یہ ہے کہ تصوف نہ صرف انفرادی روحانی تبدیلی بلکہ سماجی ترقی کے لیے اجتماعی کوششوں کو بھی شامل کرتا ہے۔

اس کے مرکز میں، تصوف روایتی مذہبی طریقوں اور عقائد سے بالاتر ہو کر الٰہی کے براہ راست ذاتی تجربے کو شامل کرتا ہے۔ تصوف کے اندر، اس صوفیانہ سفر کی رہنمائی اصولوں اور طریقوں کے ایک سیٹ سے ہوتی ہے جس کا مقصد روح کو پاک کرنا اور روحانی روشن خیالی حاصل کرنا ہے۔ ان طریقوں میں اکثر مراقبہ، دعا اور عقیدت کے اعمال شامل ہوتے ہیں، یہ سبھی اندرونی خوبیوں جیسے محبت، ہمدردی اور عاجزی کی نشوونما میں معاون ہوتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی، تصوف روحانی ترقی کے لازمی پہلوؤں کے طور پر سماجی مشغولیت اور اخلاقی طرز عمل کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ صوفی اساتذہ اور علماء نے انصاف، مساوات اور دوسروں کی خدمت کے اصولوں پر مبنی ایک مضبوط اخلاقی ڈھانچہ بیان کیا ہے۔ یہ فریم ورک صوفی پریکٹیشنرز کے لیے ایک اخلاقی کمپاس کا کام کرتا ہے، جو انہیں سماجی ناانصافیوں سے نمٹنے اور انسانی مصائب کے خاتمے کی کوششوں میں فعال طور پر حصہ لینے کے لیے تحریک دیتا ہے۔

اس تصوراتی فریم ورک کے اندر، تصوف سماجی تبدیلی کے لیے ایک متحرک قوت کے طور پر ابھرتا ہے، جو افراد اور برادریوں کو خود غرضی سے بالاتر ہو کر مشترکہ بھلائی کے لیے کام کرنے کی تحریک دیتا ہے۔ صوفیانہ بصیرت کو عملی عمل کے ساتھ مربوط کرتے ہوئے، تصوف کمیونٹی کی ترقی کے لیے ایک جامع نقطہ نظر پیش کرتا ہے جو معاشرے کی روحانی اور مادی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ تجرباتی تحقیقات اور نظریاتی تجزیے کے ذریعے، یہ مطالعہ ان طریقہ کار کو واضح کرنے کی کوشش کرتا ہے جن کے ذریعے تصوف سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے، انصاف کو فروغ دیتا ہے، اور کمیونٹیز کے اندر پائیدار ترقی کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

تصوف اور سماجی عمل

تصوف اور سماجی عمل انسانی تجربے کے دو بظاہر الگ الگ دائروں کی نمائندگی کرتے ہیں، پھر بھی تصوف کے تناظر میں، وہ گہرے طریقوں سے ملتے ہیں۔ تصوف، الٰہی کے براہ راست تجربے اور روحانی روشن خیالی کے حصول کی خصوصیت، اکثر خود کی دریافت اور ماورائی سفر کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ دوسری طرف، سماجی عمل سماجی ناانصافیوں کو دور کرنے، انسانی مصائب کے خاتمے، اور اجتماعی بہبود کو فروغ دینے کے لیے ٹھوس کوششوں پر مشتمل ہے۔ تاہم، تصوف کے تناظر میں، یہ دونوں جہتیں گہرے طور پر ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں، صوفیانہ بصیرت کے ساتھ سماجی مشغولیت کے کاموں کو مطلع اور تحریک دیتی ہے۔

تصوف تمام مخلوقات کے باہم مربوط ہونے اور وجود کی بنیادی وحدت پر زور دیتا ہے، جو وحدت الوجود کے صوفیانہ اصول یا "وجود کی وحدانیت" کی عکاسی کرتا ہے۔ اس نقطہ نظر سے، خدا کے ساتھ کسی کی وحدانیت کا

روحانی احساس لازمی طور پر تمام مخلوقات کے ساتھ کسی کے باہم مربوط ہونے کی پہچان کا تقاضا کرتا ہے۔ یہ احساس ہمدردی کے عمل کے لیے ایک اتپریرک کے طور پر کام کرتا ہے، جو صوفیوں کو اپنی محبت اور نگہداشت کو نفس کی حدود سے باہر وسیع تر برادری اور پوری انسانیت کو گھیرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

تصوف روحانی مشق کے اخلاقی جہتوں پر بہت زیادہ زور دیتا ہے، ہمدردی، عاجزی اور انصاف جیسی خوبیوں پر زور دیتا ہے۔ صوفی اساتذہ اور علماء نے ایک مضبوط اخلاقی ڈھانچہ تشکیل دیا ہے جو پریکٹیشنرز کے طرز عمل کی رہنمائی کرتا ہے، انہیں سماجی ذمہ داری اور دوسروں کی خدمت کی اقدار کو مجسم کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس طرح، تصوف سماجی عمل کے لیے ایک اتپریرک کے طور پر کام کرتا ہے، افراد اور برادریوں کو انصاف کے فروغ، مصائب کے خاتمے، اور اجتماعی بہبود کو فروغ دینے کی کوششوں میں فعال طور پر شامل ہونے کی ترغیب دیتا ہے۔

فلاحی کاموں، سماجی انصاف کی وکالت، اور کمیونٹی سروس کے ذریعے، صوفی اپنی صوفیانہ بصیرت کو ہمدردی اور یکجہتی کے ٹھوس اظہار میں ترجمہ کرتے ہیں۔ تصوف کو سماجی عمل کے ساتھ مربوط کرتے ہوئے، تصوف روحانیت کے لیے ایک جامع نقطہ نظر پیش کرتا ہے جو نہ صرف اندرونی امن اور روشن خیالی کے لیے فرد کی جستجو بلکہ معاشرے میں انصاف اور مساوات کے لیے اجتماعی جدوجہد کو بھی حل کرتا ہے۔ اس لحاظ سے، تصوف اور سماجی عمل الگ الگ کوششیں نہیں ہیں بلکہ صوفی راستے کے تکمیلی پہلو ہیں، جو ایک زیادہ منصفانہ، ہمدرد اور مساوی دنیا کی تعمیر کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔

صوفی اصول وعمل

صوفی اصول اور عمل اسلام کے اندر صوفیانہ روایت کی بنیاد ہیں، جو روحانی تبدیلی اور اندرونی بیداری کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔ صوفی تعلیمات کے مرکز میں توحید کا تصور ہے، یا خدا کی وحدانیت پر یقین ہے، جو تمام روحانی کوششوں کی بنیاد کے طور پر کام کرتا ہے۔ صوفی ذکر (خدا کی یاد)، مراقبہ اور غور و فکر جیسے طریقوں کے ذریعے الہی کے ساتھ گہرا اور گہرا تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان مشقوں کا مقصد انا سے بالاتر ہو کر روحانی قربت کی حالت حاصل کرنا ہے جسے فنا فی اللہ یا فنا خدا کے نام سے جانا جاتا ہے۔

صوفی روحانیت کا مرکز اخلاقی فضائل اور اخلاقی طرز عمل کی آبیاری ہے۔ تصوف محبت، ہمدردی، عاجزی اور صبر جیسی صفات پر بہت زیادہ زور دیتا ہے، جنہیں روحانی ترقی اور حصول کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ صوفی استاد اکثر یہ تعلیمات اور رہنمائی دیتے ہیں کہ ان خوبیوں کو روزمرہ کی زندگی میں کیسے مجسم کیا جائے، دوسروں کے ساتھ بات چیت میں خلوص، دیانتداری اور بے لوثی کی اہمیت پر زور دیا جائے۔

رسومات اور تقاریب صوفی عمل میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں، جو روحانی بلندی اور الہی کے ساتھ میل جول کے لیے ایک گاڑی کے طور پر کام کرتی ہیں۔ سب سے زیادہ رائج رسومات میں سے ایک صوفی اجتماع ہے جسے "ذکر حلقہ" کہا جاتا ہے جہاں شرکاء موسیقی اور تال کی حرکات کے ساتھ الہی ناموں اور مقدس جملے کی تلاوت میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ اجتماعات دل اور روح کو خدا کی حضوری کے لیے بیدار کرنے کا کام کرتے ہیں، شرکاء میں روحانی اتحاد اور جوش و خروش کے احساس کو فروغ دیتے ہیں۔

انفرادی اور اجتماعی طریقوں کے علاوہ، صوفی اصول دنیا کے ساتھ تعامل کرنے والوں کے طرز عمل کی بھی رہنمائی کرتے ہیں۔ تصوف اخلاقی رویے، سماجی انصاف، اور دوسروں کی خدمت کی اہمیت پر روحانی راستے کے لازمی پہلوؤں کے طور پر زور دیتا ہے۔ صوفی حکم اکثر رفاہی سرگرمیوں، انسانی کاموں، اور کمیونٹی کی خدمت میں ہمدردی اور سماجی ذمہ داری سے وابستگی کے اظہار کے طور پر مشغول ہوتے ہیں۔ ان اصولوں اور طریقوں کے ذریعے، تصوف روحانی ادراک کے لیے ایک جامع راستہ پیش کرتا ہے جس میں اندرونی تبدیلی اور دنیا کے ساتھ ظاہری مشغولیت دونوں شامل ہیں۔

نظریاتی تناظر

تصوف کے بارے میں نظریاتی نقطہ نظر اور معاشرے پر اس کے اثرات مذہبی علوم، سماجیات، بشریات، اور فلسفہ سمیت مختلف شعبوں سے اخذ کیے جاتے ہیں۔ ایک نمایاں نظریاتی فریم ورک مذہبی تکثیریت کا تصور ہے، جو اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ متنوع مذہبی روایات، بشمول تصوف، انسانی روحانیت کی فراوانی اور پیچیدگی میں معاون ہیں۔ اس نقطہ نظر سے، تصوف کو روحانی روشن خیالی کے بہت سے راستوں میں سے ایک کے طور پر دیکھا

جاتا ہے، جو انوکھی بصیرت اور طرز عمل پیش کرتا ہے جو دیگر مذہبی روایات کی تکمیل اور افزودگی کرتے ہیں۔

ایک اور نظریاتی عینک جس کے ذریعے تصوف کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے وہ سماجی تعمیر پسندی ہے، جو مذہبی عقائد اور طریقوں کی تشکیل میں سماجی اور ثقافتی عوامل کے کردار پر زور دیتا ہے۔ اس نقطہ نظر کے مطابق، تصوف محض تجریدی روحانی عقائد کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ ایک متحرک سماجی رجحان ہے جو تاریخی، ثقافتی اور سیاسی سیاق و سباق سے تشکیل پاتا ہے۔ تصوف کا اس کے سماجی و ثقافتی ماحول میں مطالعہ کرنے سے، محققین اس بات کی گہری سمجھ حاصل کر سکتے ہیں کہ کس طرح صوفی اصول اور طرز عمل وسیع تر سماجی حرکیات اور ڈھانچے کو ایک دوسرے سے جوڑتے ہیں۔

مزید برآں، مابعد نوآبادیاتی نظریہ تصوف کے مطالعہ اور نمائندگی میں طاقت کی حرکیات کے بارے میں قیمتی بصیرت پیش کرتا ہے۔ مابعد نوآبادیاتی اسکالرز یورو سنٹرک بیانیہ پر تنقید کرتے ہیں جو تصوف کو خارجی اور رومانوی بناتے ہیں، یہ دلیل دیتے ہیں کہ اس طرح کی نمائندگییں اکثر صوفی پریکٹیشنرز، خاص طور پر غیر مغربی سیاق و سباق سے تعلق رکھنے والوں کے زندہ تجربات کو پسماندہ اور غلط انداز میں پیش کرتی ہیں۔ نوآبادیاتی گفتگو کو ختم کرکے اور پسماندہ طبقات کی آوازوں کو مرکز بنا کر، مابعد نوآبادیاتی نظریہ تصوف اور معاشرے میں اس کے کردار کے بارے میں مزید مستند اور جامع تفہیم کے لیے جگہ پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

آخر میں، حقوق نسواں اور صنفی مطالعہ کے تناظر صوفی برادریوں کے اندر صنفی حرکیات اور سماجی عمل کے وسیع تر اثرات کے بارے میں اہم بصیرت پیش کرتے ہیں۔ یہ نقطہ نظر ان طریقوں کو اجاگر کرتے ہیں جن میں روایتی صنفی کردار اور طاقت کی حرکیات تصوف کے عمل کو تشکیل دیتے ہیں اور روحانی اتھارٹی اور قائدانہ عہدوں تک رسائی کو متاثر کرتے ہیں۔ صوفی احکامات کے اندر صنفی حرکیات کا تجزیہ کرنے اور خواتین پریکٹیشنرز کے تجربات کو تلاش کرنے سے، محققین اس بارے میں مزید باریک بینی سے سمجھ حاصل کر سکتے ہیں کہ کس طرح صنف تصوف کے اندر تصوف اور سماجی عمل سے ملتی ہے۔

تصوف اور سماجی ہم آہنگی۔

محبت، اتحاد اور روحانی بھائی چارے پر زور دینے کے ساتھ، تصوف نے تاریخی طور پر کمیونٹیز کے اندر سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ صوفی تعلیمات کا مرکز "امت" یا مومنین کی عالمی برادری کا تصور ہے، جو نسلی، ثقافتی اور لسانی حدود سے بالاتر ہے۔ صوفی تمام مخلوقات کے موروثی اتحاد پر یقین رکھتے ہیں اور معاشرے کے متنوع ارکان کے درمیان یکجہتی اور باہمی ربط کا احساس پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ذکر (خدا کی یاد) اور اجتماعی اجتماعات جیسی رسومات کے ذریعے، صوفی روحانی میل جول اور باہمی تعاون کے لیے جگہیں پیدا کرتے ہیں، مومنین کے درمیان دوستی اور یکجہتی کے بندھن کو مضبوط کرتے ہیں۔

صوفی احکامات، یا طریق، سماجی نیٹ ورکس کے طور پر کام کرتے ہیں جو اپنے اراکین کو مدد، رہنمائی اور کمیونٹی فراہم کرتے ہیں۔ یہ آرڈرز اکثر بڑھے ہوئے خاندانوں کے طور پر کام کرتے ہیں، جو ضرورت مندوں کو روحانی سرپرستی، مادی امداد، اور سماجی خدمات پیش کرتے ہیں۔ صوفی لاجز، یا زاویہ، اجتماعی زندگی کے مراکز کے طور پر کام کرتے ہیں جہاں لوگ عبادت، مطالعہ اور رفاقت میں مشغول ہونے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ ان اداروں کے ذریعے، تصوف تعلق اور تعلق کے احساس کو فروغ دیتا ہے جو انفرادی اختلافات سے بالاتر ہے اور کمیونٹیز کے اندر سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے۔

صوفی رسومات اور تہوار بھی اجتماعی جشن اور مشترکہ شناخت کے اظہار کے مواقع فراہم کرکے سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ صوفی سنتوں کے عرس (یوم وفات) اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد (یوم پیدائش) جیسی تقریبات اجتماعی اجتماعات، دعوتوں اور روحانی عقیدت کے مواقع کے طور پر کام کرتی ہیں۔ یہ تقریبات صوفیوں کے درمیان رشتہ داری اور یکجہتی کے بندھن کو مضبوط کرتی ہیں اور مشترکہ مذہبی عقائد اور طریقوں پر مبنی اجتماعی شناخت کے احساس کو تقویت دیتی ہیں۔

مزید برآں، صوفی تعلیمات ہمدردی، ہمدردی، اور دوسروں کی خدمت کی اہمیت پر زور دیتی ہیں جو روحانی ترقی کے لازمی اجزاء ہیں۔ صوفیاء کو حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ تمام مخلوقات کی فلاح و بہبود کے لیے فکر اور فکر کا جذبہ پیدا کریں، چاہے ان کے پس منظر یا عقائد کچھ بھی ہوں۔ خیراتی کاموں، مہمان نوازی، اور سماجی

سرگرمی کے ذریعے، صوفی سماجی انصاف اور کمیونٹی کی فلاح و بہبود کے لیے اپنی وابستگی کا مظاہرہ کرتے ہیں، اس طرح بڑے پیمانے پر معاشرے میں سماجی ہم آہنگی اور ہم آہنگی کو فروغ دینے میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔

صوفی احکامات اور کمیونٹی بانڈز

صوفی احکامات، جنہیں طریقت کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، اپنے اراکین کے درمیان برادری کے تعلقات اور یکجہتی کو فروغ دینے میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ احکامات ایک روحانی نسب کے ارد گرد ترتیب دیئے گئے ہیں جو ایک بانی آقا، یا شیخ سے ملتے ہیں، اور عام طور پر تعلیمات، طریقوں اور رسومات کے ایک مخصوص سیٹ پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ایک مشترکہ روحانی راہ کے لیے اپنی مشترکہ وابستگی کے ذریعے، صوفی احکامات کے ارکان ایک مضبوط برادریاں بناتے ہیں جن کی خصوصیات باہمی تعاون، دوستی اور اجتماعی عبادت ہوتی ہے۔

صوفی احکامات کے اندر، شیخ اور ان کے شاگردوں کے درمیان تعلق ایک گہری اہمیت کا حامل ہے۔ شیخ ایک روحانی رہنما اور سرپرست کے طور پر کام کرتا ہے، جو اپنے پیروکاروں کو روحانی ترقی کی راہ پر رہنمائی، مدد اور ہدایات پیش کرتا ہے۔ شیخ اور ان کے شاگردوں کے درمیان تعلق کو اکثر والدین اور بچے کے رشتے سے تشبیہ دی جاتی ہے، جس کی خصوصیات اعتماد، احترام اور محبت سے ہوتی ہے۔ یہ گہرا رشتہ صوفی حکم کے ارکان کے درمیان تعلق اور ہمدردی کے احساس کو فروغ دیتا ہے، جو مشترکہ روحانی اقدار اور خواہشات پر مبنی ایک معاون کمیونٹی بناتا ہے۔

صوفی احکامات اجتماعی عبادت اور روحانی مشق کے لیے ایک فریم ورک بھی فراہم کرتے ہیں، جس کے اراکین باقاعدگی سے رسومات، تقاریب اور اجتماعات کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ یہ اجتماعی سرگرمیاں مومنین کے درمیان روحانی ترقی، باہمی حوصلہ افزائی اور رفاقت کے مواقع کے طور پر کام کرتی ہیں۔ مشترکہ عبادتی طریقوں جیسے ذکر (خدا کی یاد)، مقدس تسبیحوں کا نعرہ لگانا، اور دعاؤں کی تلاوت کے ذریعے، صوفی احکامات کے ارکان ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد اور تعلق کا احساس پیدا کرتے ہیں، برادری کے رشتوں کو مضبوط کرتے ہیں اور گہرے احساس کو فروغ دیتے ہیں۔ روحانی قربت۔

مزید برآں، صوفی احکامات اکثر خیراتی سرگرمیوں اور سماجی خدمت کے اقدامات میں مشغول ہوتے ہیں جن سے ان کے اراکین اور وسیع تر کمیونٹی دونوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ ضرورت مندوں کو امداد فراہم کرنے اور بیماروں کی دیکھ بھال سے لے کر تعلیمی پروگراموں کو منظم کرنے اور ماحولیاتی ذمہ داری کو فروغ دینے تک، صوفی احکامات سماجی ذمہ داری اور سماجی بہبود کے لیے اپنی وابستگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ خدمت کے یہ اعمال نہ صرف معاشرے کی بھلائی میں حصہ ڈالتے ہیں بلکہ صوفی برادری کے اندر یکجہتی اور ہمدردی کے جذبات کو بھی تقویت دیتے ہیں، اس کے ارکان کے درمیان رشتہ داری اور بھائی چارے کے رشتوں کو مضبوط کرتے ہیں۔

سماجی ہم آہنگی کے طریقہ کار کے طور پر رسومات اور تہوار

تصوف کے اندر رسومات اور تہوار سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے اور برادری کے رشتوں کو مضبوط بنانے کے لیے طاقتور طریقہ کار کے طور پر کام کرتے ہیں۔ یہ فرقہ وارانہ اجتماعات صوفی پریکٹیشنرز کو ایک دوسرے کے ساتھ آنے، مشترکہ مذہبی روایات کو منانے اور ایک دوسرے کے ساتھ اپنے روحانی روابط کو گہرا کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ ذکر (خدا کی یاد) جیسی رسومات، جس میں مقدس جملے یا خدا کے ناموں کا جاپ شامل ہوتا ہے، شرکاء کے درمیان عقیدت اور اتحاد کا اجتماعی ماحول پیدا کرتے ہیں۔ تال کی حرکات، موسیقی اور تلاوت کے ذریعے، شرکاء ماورائی اور روحانی میل جول کے احساس کا تجربہ کرتے ہیں، انفرادی شناخت سے بالاتر ہوتے ہیں اور ایک بڑی روحانی برادری سے تعلق رکھنے کے گہرے احساس کو فروغ دیتے ہیں۔

تہوار، جیسے صوفی بزرگوں کے عرس (یوم وفات) اور پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد (یوم پیدائش)، بھی صوفی برادریوں میں سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ تقریبات فرقہ وارانہ دعوتوں، کہانی سنانے اور مذہبی رسومات کے مواقع کے طور پر کام کرتی ہیں، مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد کو مشترکہ روحانی ہیروز اور روایات کی تعظیم اور یادگاری کے لیے اکٹھا کرتے ہیں۔ تہوار کا ماحول شرکاء کے درمیان خوشی، دوستی اور ثقافتی فخر کے احساس کو فروغ دیتا ہے، یکجہتی کے بندھنوں کو تقویت دیتا ہے اور کمیونٹی کے اندر تعلق رکھتا ہے۔

رسومات اور تہوار اکثر صوفی برادریوں کے اندر شناخت اور تعلق کے اہم نشانات کے طور پر کام کرتے ہیں، جو اراکین کے درمیان مشترکہ ورثے اور اجتماعی شناخت کے احساس کو تقویت دینے میں مدد کرتے ہیں۔ ان فرقہ وارانہ طریقوں میں شرکت کے ذریعے، افراد صوفی روایت سے اپنی وفاداری کا اعادہ کرتے ہیں اور ساتھی مومنین کے ساتھ اپنے روابط کو مضبوط کرتے ہیں۔ رسم اور جشن کا مشترکہ تجربہ شرکاء کے درمیان باہمی افہام و تفہیم، احترام اور یکجہتی کے احساس کو فروغ دیتا ہے، جس سے کمیونٹی کی مجموعی ہم آہنگی اور لچک پیدا ہوتی ہے۔

مزید برآں، رسومات اور تہوار صوفی برادریوں کے اندر نسلی تبادلے اور ثقافتی علم کی ترسیل کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ کمیونٹی کے بزرگ افراد اکثر رسومات اور تہواروں کو منظم کرنے اور ان کی رہنمائی کرنے میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں، روایتی تعلیمات، کہانیوں اور طریقوں کو نوجوان نسلوں تک پہنچاتے ہیں۔ یہ نسل در نسل تصوف کے بھرپور روحانی ورثے کو برقرار رکھنے اور اسے برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے، اس کی بقا اور آنے والی نسلوں کے لیے مطابقت کو یقینی بناتا ہے۔ اس طرح سے، رسومات اور تہوار نہ صرف سماجی ہم آہنگی کے طریقہ کار کے طور پر کام کرتے ہیں بلکہ صوفی برادریوں کے اندر ثقافتی تحفظ اور ترسیل کے لیے ایک گاڑی کے طور پر بھی کام کرتے ہیں۔

کیس اسٹڈیز: اتحاد کو فروغ دینے والی صوفی برادریوں کی مثالیں۔

کیس اسٹڈیز اس بارے میں قیمتی بصیرت فراہم کرتی ہیں کہ کس طرح صوفی برادری متنوع ثقافتی اور جغرافیائی سیاق و سباق میں اتحاد اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتی ہے۔ ایک مثال میلوی آرڈر ہے، جسے 13ویں صدی میں معروف صوفی شاعر اور صوفیانہ جلال الدین محمد رومی نے قائم کیا تھا۔ "Sema "Mevlevi Order تقریب کی اپنی مخصوص مشق کے لیے جانا جاتا ہے، جو ایک روحانی مشق کے طور پر پیش کیے جانے والے گھومنے والے رقص کی ایک رسمی شکل ہے۔ Sema تقریب کے ذریعے، Mevlevi Order کے اراکین انفرادی شناخت سے بالاتر ہو کر الہی میں ضم ہو جاتے ہیں، جس سے شرکاء کے درمیان اتحاد اور یگانگت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ میلوی آرڈر نہ صرف اپنے روحانی طریقوں کے ذریعے اتحاد کو فروغ دیتا ہے بلکہ شمولیت اور رواداری پر زور دیتا ہے، متنوع پس منظر اور روایات سے تعلق رکھنے والے افراد کو اس کے دائرے میں خوش آمدید کہتا ہے۔

ایک اور مثال چشتی آرڈر ہے، جو برصغیر پاک و ہند میں سب سے قدیم اور سب سے زیادہ بااثر صوفی احکامات میں سے ایک ہے۔ 12ویں صدی میں صوفی بزرگ خواجہ معین الدین چشتی نے قائم کیا، چشتی آرڈر اپنی تعلیمات کے مرکزی اصولوں کے طور پر انسانیت کے لیے محبت، ہمدردی اور خدمت پر زور دیتا ہے۔ چشتی صوفیوں کو "خدا کے لوگوں کی خدمت" کے اپنے عمل کے لیے جانا جاتا ہے، جس میں ضرورت مندوں کے لیے کھانا، رہائش اور مدد فراہم کرنا شامل ہے، قطع نظر ان کے مذہبی یا سماجی پس منظر سے۔ خیراتی اور سماجی خدمت کے کاموں کے ذریعے، چشتی صوفی اپنی برادریوں میں اتحاد اور یکجہتی کو فروغ دیتے ہیں، مشترکہ انسانیت اور تمام مخلوقات کے درمیان ایک دوسرے سے جڑے ہوئے احساس کو فروغ دیتے ہیں۔

مزید برآں، رفائی آرڈر، جس کی بنیاد صوفی بزرگ احمد الریفائی نے 12ویں صدی میں رکھی تھی، اس بات کی مثال دیتا ہے کہ کس طرح صوفی برادری روحانی طریقوں اور سماجی مصروفیات کے ذریعے اتحاد کو فروغ دیتی ہے۔ رفائی آرڈر عبادت کی پرجوش شکلوں پر زور دینے کے لیے جانا جاتا ہے، بشمول منتر، ڈھول بجانا، اور ٹرانس کو دلانے والی رسومات۔ ان طریقوں کے ذریعے، رفائی آرڈر کے اراکین روحانی خوشی اور الہی کے ساتھ میل جول کا تجربہ کرتے ہیں، انفرادی اختلافات سے بالاتر ہو کر اور ساتھی مومنین کے ساتھ اتحاد اور تعلق کے گہرے احساس کو فروغ دیتے ہیں۔ Rifai آرڈر رفاہی سرگرمیوں اور سماجی خدمت کے اقدامات میں بھی مشغول ہے، پسماندہ کمیونٹیز کو مدد اور مدد فراہم کرتا ہے اور معاشرے میں یکجہتی اور ہمدردی کو فروغ دیتا ہے۔

مزید برآں، نقشبندی آرڈر، جو باطنی عکاسی اور خود نظم و ضبط پر زور دینے کے لیے جانا جاتا ہے، روحانی تزکیہ اور اخلاقی سالمیت پر اپنی تعلیمات کے ذریعے اتحاد کو فروغ دیتا ہے۔ 14ویں صدی میں صوفی بزرگ بہاؤالدین نقشبند بخاری نے قائم کیا، نقشبندی آرڈر کسی کے روحانی عمل میں اخلاص، دیانت اور دیانت کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ ان خوبیوں کو پروان چڑھانے سے، نقشبندی آرڈر کے ارکان انا پرستی اور خود غرضی پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں، تمام مخلوقات کے ساتھ اتحاد اور یکجہتی کے احساس کو فروغ دیتے ہیں۔ اندرونی تبدیلی اور اخلاقی طرز عمل کے لیے اپنی وابستگی کے ذریعے، نقشبندی صوفی اپنی برادریوں اور معاشرے میں بڑے پیمانے پر اتحاد اور ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔

صوفی اخلاقیات اور اخلاقی اقدار

صوفی اخلاقیات اور اخلاقی اقدار صوفیانہ روایت کا سنگ بنیاد ہیں، جو روحانی ترقی اور روشن خیالی کی راہ پر پریکٹیشنرز کی رہنمائی کرتی ہیں۔ صوفی اخلاقیات کا مرکز ادب کا اصول ہے، جس میں عاجزی، احترام، اور خدا، پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور روحانی رہنماوں کے لیے تعظیم جیسی خوبیاں شامل ہیں۔ ادب اخلاقی طرز عمل کے لیے ایک فریم ورک کے طور پر کام کرتا ہے، جو اندرونی خوبیوں کی آبیاری کی اہمیت پر زور دیتا ہے اور صوفی راہ کی تعلیمات کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں ڈھالتا ہے۔

ہمدردی اور ہمدردی تصوف کے اندر بنیادی اقدار ہیں، جو اسلامی صحیفے میں پائی جانے والی محبت اور رحم کی تعلیمات کی عکاسی کرتی ہیں۔ صوفی تمام مخلوقات کے موروثی وقار اور قدر پر یقین رکھتے ہیں اور دوسروں کے ساتھ مہربانی، سخاوت اور سمجھ بوجھ کے ساتھ پیش آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خیرات، مہمان نوازی اور دوسروں کی خدمت کے ذریعے، صوفی ہمدردی اور سماجی ذمہ داری کے لیے اپنی وابستگی کا مظاہرہ کرتے ہیں، جو مصائب کے خاتمے اور تمام مخلوقات کی بھلائی کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

صوفی اخلاق دوسروں کے ساتھ بات چیت میں ایمانداری، دیانتداری اور خلوص کی اہمیت پر بھی زور دیتے ہیں۔ صوفیوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ سچ بولیں، اپنے وعدوں پر عمل کریں، اور اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں اخلاص اور صداقت کے ساتھ عمل کریں۔ اخلاقی سالمیت اور اخلاقی ذمہ داری کے احساس کو پروان چڑھاتے ہوئے، صوفی ایک ایسی دنیا بنانے کی کوشش کرتے ہیں جس کی خصوصیات اعتماد، انصاف اور باہمی احترام سے ہو۔

مزید برآں، صوفی اخلاقیات روحانی نشوونما کے ضروری پہلوؤں کے طور پر اندرونی تطہیر اور خود نظم و ضبط کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ صوفیاء کا خیال ہے کہ دل کو پاک کرنے اور انا پر قابو پا کر روحانی پاکیزگی اور خدا سے قربت حاصل کر سکتا ہے۔ مراقبہ، دعا، اور خود عکاسی جیسے مشقوں کے ذریعے، صوفی صبر، عاجزی، اور قناعت جیسی اندرونی خوبیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس طرح خود کو خدائی مرضی کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں اور صوفی روایت کے اعلیٰ ترین اخلاقی نظریات کو مجسم کرتے ہیں۔

انسانی حقوق اور مساوات کی وکالت

انسانی حقوق اور مساوات کی وکالت صوفی اخلاقیات اور تعلیمات کا ایک مرکزی اصول ہے، جس کی جڑیں انصاف، ہمدردی اور سماجی ذمہ داری کے اصولوں میں پیوست ہیں۔ تصوف ہر انسان کی موروثی وقار اور قدر پر زور دیتا ہے، قطع نظر اس کے پس منظر، مذہب یا سماجی حیثیت سے۔ صوفیاء کا ماننا ہے کہ تمام افراد الہی کی نظر میں یکساں بنائے گئے ہیں اور بعض بنیادی حقوق اور آزادیوں کے حقدار ہیں جن میں زندگی، آزادی اور وقار کے حقوق شامل ہیں۔

صوفی آقا اور علماء ایک طویل عرصے سے سماجی انصاف اور مساوات کے لیے آواز اٹھاتے رہے ہیں، اپنی روحانی طاقت اور اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے جبر، امتیازی سلوک اور ناانصافی کو اس کی تمام شکلوں میں چیلنج کرتے ہیں۔ پوری تاریخ میں، صوفی سنتوں اور رہنماؤں نے ظلم، استحصال اور تشدد کے خلاف آواز اٹھائی، پسماندہ اور مظلوموں کی حمایت کی۔ ان کی تعلیمات پسماندہ لوگوں کے حقوق کے لیے کھڑے ہونے، اقتدار کے سامنے سچ بولنے اور زیادہ منصفانہ اور منصفانہ معاشرے کے لیے کام کرنے کی اہمیت پر زور دیتی ہیں۔

صوفی احکامات اور کمیونٹیز اکثر نچلی سطح پر سرگرمی اور سماجی وکالت کے اقدامات میں مشغول رہتے ہیں جن کا مقصد انسانی حقوق اور مساوات کو فروغ دینا ہے۔ پسماندہ برادریوں کو قانونی امداد اور مدد فراہم کرنے سے لے کر سماجی انصاف کے لیے احتجاج اور مہمات کو منظم کرنے تک، صوفی برادریاں نظامی عدم مساوات اور ناانصافیوں کو دور کرنے کی کوششوں میں سرگرم عمل ہیں۔ اپنے اجتماعی عمل اور یکجہتی کے ذریعے، صوفی سب کے لیے انسانی حقوق اور وقار کے اصولوں کو برقرار رکھنے کے لیے اپنی وابستگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

مزید برآں، صوفی اخلاق انصاف اور مساوات کے حصول میں رہنما اصولوں کے طور پر ہمدردی اور ہمدردی کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ صوفیاء کا خیال ہے کہ حقیقی انصاف صرف ایک ہمدردانہ اور ہمدردانہ نقطہ نظر سے حاصل کیا جا سکتا ہے جو تمام افراد کی ضروریات اور تجربات کو مدنظر رکھتا ہو۔ دوسروں کے تئیں ہمدردی اور افہام و تفہیم کا جذبہ پیدا کرتے ہوئے، صوفی باہمی احترام، رواداری اور ہمدردی پر مبنی معاشرہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں، جہاں تمام افراد کے ساتھ وقار اور برابری کا برتاؤ کیا جاتا ہے۔

صوفی برادریوں میں قانونی اور عدالتی نظام

صوفی برادریوں کے اندر قانونی اور عدالتی نظام اکثر وسیع تر معاشرے کے قائم شدہ قانونی فریم ورک کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں، جبکہ اسلامی قانون (شریعت) کے عناصر اور عدل و مساوات کے صوفی اصولوں کو بھی شامل کرتے ہیں۔ اگرچہ صوفی برادریوں میں قانونی نظام ثقافتی، تاریخی اور علاقائی عوامل کی بنیاد پر مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن ان کا مقصد عام طور پر انصاف، جوابدہی اور انفرادی حقوق کے تحفظ کے اصولوں کو برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ صوفی رہنما اور علماء اکثر تنازعات کا فیصلہ کرنے اور انصاف کے انتظام میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں، تنازعات کو حل کرنے اور کمیونٹی کے اندر ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے اسلامی فقہ اور صوفی اخلاقیات کے بارے میں ان کے علم پر روشنی ڈالتے ہیں۔

اسلامی قانون، جو بہت سی صوفی برادریوں میں قانونی نظام کی بنیاد بناتا ہے، قانونی مسائل کی ایک وسیع رینج کو حل کرنے کے لیے ایک جامع فریم ورک فراہم کرتا ہے، بشمول معاہدے، جائیداد کے حقوق، عائلی قانون، اور فوجداری انصاف۔ صوفی فقہا اور علماء قرآن اور سنت کی تعلیمات (پیغمبر اسلام کے اقوال و افعال) کے ساتھ ساتھ صوفی روایت کی اخلاقی اقدار اور اصولوں کے مطابق اسلامی قانونی اصولوں کی تشریح اور ان کا اطلاق کرتے ہیں۔ ان قانونی فیصلوں کا مقصد انصاف، مساوات اور عام بھلائی کو فروغ دینا ہے، جبکہ کمیونٹی کے اندر افراد کے حقوق اور ذمہ داریوں کو بھی برقرار رکھنا ہے۔

رسمی قانونی طریقہ کار کے علاوہ، صوفی برادری اکثر تنازعات اور شکایات کو حل کرنے کے لیے غیر رسمی تنازعات کے حل کے طریقہ کار، جیسے ثالثی، ثالثی، اور مصالحتی عمل پر انحصار کرتی ہے۔ تنازعات کے حل کے یہ متبادل طریقے مفاہمت، معافی، اور باہمی افہام و تفہیم کے اصولوں پر زور دیتے ہیں، جو کمیونٹی کے اندر ہم آہنگی کو بحال کرنے اور سماجی ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ صوفی رہنما اور بزرگ اکثر ثالث اور ثالث کے طور پر کام کرتے ہیں، فریقین کو باہمی طور پر قابل قبول قراردادوں تک پہنچنے اور طویل قانونی لڑائیوں سے بچنے میں مدد کرتے ہیں۔

مزید براں، صوفی کمیونٹیز کمیونٹی کے ارکان کو قانونی مدد، مدد اور وکالت کی خدمات فراہم کرنے کے لیے خیراتی اور فلاحی ادارے بھی قائم کر سکتے ہیں، جنہیں وقف کہا جاتا ہے۔ یہ ادارے قانونی امداد کے کلینک، مشاورتی خدمات، اور وکالت کی مہمات پیش کر سکتے ہیں جن کا مقصد انصاف تک رسائی کو فروغ دینا اور پسماندہ اور کمزور لوگوں کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔ قانونی اور عدالتی نظام کو اسلامی قانون اور صوفی اخلاقیات کے اصولوں کے ساتھ مربوط کرکے، صوفی کمیونٹیز ایک ایسا قانونی ڈھانچہ بنانے کی کوشش کرتی ہیں جو کمیونٹی کے اندر انصاف، مساوات اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے۔

تصوف اور پائیدار ترقی

تصوف، روحانی روشن خیالی، سماجی انصاف اور سماجی بہبود پر اپنے زور کے ساتھ، قابل قدر بصیرت اور طرز عمل پیش کرتا ہے جو پائیدار ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ صوفی تعلیمات کا مرکز وظیفہ (خلافت) کا تصور ہے، جو زمین اور اس کے وسائل کے نگہبان کے طور پر کام کرنے کے لیے انسانوں کی ذمہ داری پر زور دیتا ہے۔ صوفیاء کا خیال ہے کہ فطری دنیا الٰہی کا مظہر ہے اور انسانوں کو آنے والی نسلوں کے لیے اس کی حفاظت اور حفاظت کا کام سونپا گیا ہے۔ یہ ماحولیاتی اخلاقیات پائیدار ترقی کے اصولوں کے ساتھ قریب سے ہم آہنگ ہے، جو اقتصادی ترقی، سماجی مساوات، اور ماحولیاتی پائیداری کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔

تصوف انسانی فلاح و بہبود کی ایک جامع تفہیم کو فروغ دیتا ہے جس میں نہ صرف مادی خوشحالی ہے بلکہ روحانی تکمیل اور سماجی ہم آہنگی بھی شامل ہے۔ صوفی اندرونی امن، اطمینان اور ذہن سازی کی اہمیت پر انفرادی اور اجتماعی ترقی کے لازمی اجزاء کے طور پر زور دیتے ہیں۔ اندرونی ہم آہنگی اور توازن کے احساس کو پروان چڑھانے سے، تصوف ماحولیاتی اور سماجی چیلنجوں کے مقابلہ میں لچک اور موافقت کو فروغ دیتا ہے، جو انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر پائیدار ترقی میں اپنا حصہ ڈالتا ہے۔

صوفی برادری اکثر پائیدار طریقوں میں مشغول رہتی ہیں جو ماحولیاتی تحفظ، وسائل کے انتظام اور کمیونٹی کی لچک کو فروغ دیتے ہیں۔ پائیدار زراعت اور پانی کے تحفظ کے اقدامات سے لے کر قابل تجدید توانائی کے منصوبوں اور ماحول دوست تعمیراتی طریقوں تک، صوفی کمیونٹیز فطرت کے ساتھ ہم آہنگی میں رہنے اور آنے والی نسلوں کی فلاح و بہبود کو فروغ دینے کے عزم کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ یہ اقدامات توحید (اتحاد) اور توکل (خدا

پر بھروسہ) کے اصولوں کی عکاسی کرتے ہیں جو کہ صوفی اخلاقیات کا مرکز ہیں، تمام مخلوقات کے باہمی ربط پر زور دیتے ہیں اور زمین اور اس کے باشندوں کے ساتھ احتیاط اور شفقت کے ساتھ کام کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔

مزید برآں، تصوف سماجی انصاف اور مساوی ترقی کو پائیدار ترقی کے لازمی اجزاء کے طور پر فروغ دیتا ہے۔ صوفی تعلیمات غربت، عدم مساوات اور ناانصافی سے نمٹنے میں رہنما اصولوں کے طور پر ہمدردی، ہمدردی اور یکجہتی کی اہمیت پر زور دیتی ہیں۔ صوفی برادری اکثر سماجی انصاف اور کمیونٹی کی فلاح و بہبود کے لیے اپنی وابستگی کے حصے کے طور پر انسان دوستی، کمیونٹی سروس، اور انسانی حقوق کی وکالت میں مشغول رہتی ہے۔ شمولیت، بااختیار بنانے اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دے کر، تصوف لچکدار اور پائیدار کمیونٹیز کی تعمیر میں حصہ ڈالتا ہے جو جدید دنیا کے پیچیدہ چیلنجوں سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

صوفی فکر میں ماحولیاتی ذمہ داری

صوفی فکر میں ماحولیاتی ذمہ داری ایک اہم مقام رکھتی ہے، جو اس عقیدے کی عکاسی کرتی ہے کہ فطری دنیا الہی کا ایک مظہر ہے اور انسانوں کو اس کی دیکھ بھال اور تحفظ سونپا گیا ہے۔ صوفی تعلیمات کا مرکز خلافت کا تصور ہے، جو زمین اور اس کے وسائل کے محافظ کے طور پر کام کرنے کے لیے انسانوں کی ذمہ داری پر زور دیتا ہے۔ صوفی فطری دنیا کو خدا کی طرف سے ایک مقدس امانت (امنہ) کے طور پر دیکھتے ہیں، اور وہ تمام جانداروں کے لیے احترام، شکرگزاری اور تعظیم کے اصولوں پر مبنی ماحول کے ساتھ اخلاقی اور پائیدار تعلقات کی وکالت کرتے ہیں۔

صوفی تصوف فطرت کے ساتھ تعلق اور ہم آہنگی کے گہرے احساس کو فروغ دیتا ہے، تمام مخلوقات کے باہمی ربط اور فطری دنیا کی فطری قدر کو تسلیم کرتا ہے۔ صوفی اکثر تخلیق کی خوبصورتی اور تنوع میں الہی موجودگی کا تجربہ کرنے کے ایک ذریعہ کے طور پر غور و فکر، مراقبہ، اور فطرت میں غرق جیسے مشقوں میں مشغول رہتے ہیں۔ ان روحانی طریقوں کے ذریعے، صوفی قدرتی دنیا کے سامنے خوف، تعجب اور عاجزی کا احساس پیدا کرتے ہیں، جو زمین اور اس کے باشندوں کے لیے احترام اور دیکھ بھال کو متاثر کرتے ہیں۔

مزید برآں، صوفی اخلاقیات ماحول کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ زندگی گزارنے کے لیے سادگی، اعتدال اور قناعت کی اہمیت پر زور دیتی ہیں۔ صوفی ایسے طرز زندگی کی وکالت کرتے ہیں جس کی خصوصیت کفایت شعاری، ذہن سازی اور زمین کے محدود وسائل کے احترام سے ہو۔ سادگی کو اپناتے ہوئے اور کھپت کو کم سے کم کرکے، صوفی اپنے ماحولیاتی اثرات کو کم کرنے اور زندگی کے ایک زیادہ پائیدار طریقے کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں جو تمام مخلوقات کے باہمی ربط کا احترام کرتا ہے اور آنے والی نسلوں کی فلاح و بہبود کو فروغ دیتا ہے۔

اقتصادی بااختیار بنانے کے اقدامات

صوفی برادریوں کے اندر معاشی بااختیار بنانے کے اقدامات کا مقصد افراد اور برادریوں کو ان کی معاشی بہبود کو بہتر بنانے اور پائیدار معاش کی تعمیر کے لیے ضروری وسائل، ہنر اور مواقع فراہم کرکے ان کی ترقی کرنا ہے۔ ان اقدامات کی جڑیں سماجی انصاف، ہمدردی اور یکجہتی کے اصولوں میں ہیں جو صوفی اخلاقیات اور تعلیمات میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ صوفی رہنما اور کمیونٹیز غربت، عدم مساوات اور معاشی پسماندگی کو دور کرنے کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں جو انسانی وقار اور بہبود کو فروغ دینے کے اپنے وسیع مشن کے حصے کے طور پر کرتے ہیں۔

صوفی برادریوں کے اندر معاشی بااختیار بنانے کے اقدامات کی ایک مثال پیشہ ورانہ تربیتی پروگراموں اور مہارتوں کی ترقی کے ورکشاپس کا قیام ہے۔ یہ پروگرام افراد کو نئی مہارتیں سیکھنے، تکنیکی مہارت حاصل کرنے اور معیشت کے مختلف شعبوں میں روزگار کے مواقع تک رسائی کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ افراد کو قابل بازار مہارت اور ملازمت کی تربیت سے آراستہ کر کے، صوفی برادری انہیں اپنے معاشی امکانات کو بہتر بنانے اور مالی آزادی حاصل کرنے کے لیے بااختیار بناتی ہے۔

مزید برآں، صوفی کمیونٹیز اکثر مائیکرو فنانس اور انٹرپرینیورشپ سپورٹ اقدامات میں مشغول رہتی ہیں تاکہ لوگوں کو اپنا کاروبار شروع کرنے اور آمدنی پیدا کرنے کے قابل بنایا جا سکے۔ مائیکرو فنانس پروگرام خواہشمند کاروباری افراد، خاص طور پر خواتین اور پسماندہ گروہوں کو چھوٹے قرضے اور مالی خدمات فراہم کرتے ہیں،

جن کی روایتی بینکنگ خدمات تک محدود رسائی ہو سکتی ہے۔ یہ اقدامات افراد کو چھوٹے پیمانے پر کاروبار شروع کرنے کے قابل بناتے ہیں، جیسے دستکاری، زراعت، اور چھوٹے پیمانے پر تجارت، اس طرح اقتصادی مواقع پیدا کرتے ہیں اور کمیونٹی کی ترقی کو فروغ دیتے ہیں۔ صوفی برادریاں باہمی فائدے کے لیے کمیونٹی کے اراکین کے اجتماعی وسائل اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لیے کوآپریٹیو اور اجتماعی ادارے قائم کر سکتی ہیں۔ یہ کوآپریٹیو زراعت، دستکاری کی پیداوار، اور مارکیٹنگ جیسی سرگرمیوں میں مشغول ہو سکتے ہیں، جو اراکین کو اپنے وسائل جمع کرنے، خطرات اور منافع کو بانٹنے اور مشترکہ اقتصادی چیلنجوں سے اجتماعی طور پر نمٹنے کے قابل بناتے ہیں۔ تعاون، یکجہتی اور باہمی تعاون کو فروغ دے کر، یہ اقدامات صوفی برادریوں کے اندر معاشی لچک اور بااختیار بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

مزید برآں، صوفی برادریاں اکثر سماجی بہبود اور دولت کی دوبارہ تقسیم کو اپنے معاشی بااختیار بنانے کے اقدامات کے حصے کے طور پر ترجیح دیتی ہیں۔ زکوٰۃ، یا واجب صدقہ، اسلام کے پانچ ستونوں میں سے ایک ہے اور ضرورت مندوں میں دولت کو دوبارہ تقسیم کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ صوفی برادری زکوٰۃ کے فنڈز کا انتظام کرنے اور غریبوں، بیواؤں، یتیموں اور دیگر کمزور گروہوں کو امداد فراہم کرنے کے لیے خیراتی بنیادیں اور فلاحی ادارے قائم کر سکتی ہیں۔ ان اقدامات کے ذریعے، صوفی سماجی انصاف اور ہمدردی کے اصولوں کو برقرار رکھتے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ کمیونٹی کے تمام افراد کو بنیادی ضروریات اور معاشی بااختیار بنانے کے مواقع تک رسائی حاصل ہو۔

صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم کے پروگرام

صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم کے پروگرام صوفی برادری کے اقدامات کے لازمی اجزاء ہیں، جو مجموعی فلاح و بہبود اور انسانی ترقی کے عزم کی عکاسی کرتے ہیں۔ صوفی برادری تسلیم کرتی ہے کہ صحت مند، بھرپور زندگی گزارنے اور اپنی مکمل صلاحیتوں کا ادراک کرنے کے لیے معیاری صحت اور تعلیم تک رسائی ضروری ہے۔ اس طرح، وہ اکثر صحت کی دیکھ بھال کے کلینک، ہسپتال، اور تعلیمی ادارے قائم کرتے ہیں تاکہ کمیونٹی کے ممبران، خاص طور پر ان لوگوں کو جو کہ پسماندہ اور پسماندہ علاقوں میں ہیں، ضروری خدمات فراہم کریں۔

صحت کی دیکھ بھال کے دائرے میں، صوفی کمیونٹیز طبی کلینک اور ہسپتال چلا سکتے ہیں جو کمیونٹی کے اراکین کو بنیادی دیکھ بھال کی خدمات، احتیاطی اسکریننگ اور خصوصی علاج کی پیشکش کرتے ہیں۔ صحت کی دیکھ بھال کی یہ سہولیات اکثر رسائی، قابل استطاعت، اور ثقافتی طور پر حساس نگہداشت کو ترجیح دیتی ہیں، اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ افراد کو قیمت یا امتیاز جیسی رکاوٹوں کا سامنا کیے بغیر اپنی ضرورت کی طبی امداد حاصل ہو۔ مزید برآں، صوفی صحت کی دیکھ بھال کے اقدامات میں صحت کی تعلیم اور آؤٹ ریچ پروگرام شامل ہو سکتے ہیں جو کمیونٹی کے اندر احتیاطی صحت کے طریقوں، بیماریوں سے بچاؤ اور صحت مند طرز زندگی کو فروغ دیتے ہیں۔ مزید برآں، صوفی برادریاں افراد کو بااختیار بنانے اور سماجی ترقی کو فروغ دینے کے ذریعہ تعلیم کو فروغ دینے میں سرگرم ہیں۔ وہ اسکول، مدرسے، اور تعلیمی مراکز قائم کر سکتے ہیں جو بچوں، نوجوانوں اور بڑوں کو رسمی تعلیم، مذہبی تعلیم، اور پیشہ ورانہ تربیت فراہم کرتے ہیں۔ یہ تعلیمی ادارے اکثر شمولیت، رواداری، اور تنقیدی سوچ جیسی اقدار کو ترجیح دیتے ہیں، طلباء کو علم، ہنر، اور اخلاقی اصولوں سے آراستہ کرتے ہیں جو معاشرے کے باخبر اراکین کو فعال بننے کے لیے درکار ہوتے ہیں۔

صوفی تعلیمی پروگرام روحانی اور اخلاقی تعلیم کو نصاب کے لازمی اجزاء کے طور پر شامل کر سکتے ہیں، کردار کی نشوونما، اخلاقی طرز عمل اور سماجی ذمہ داری کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ صوفی معلمین اور اسکالرز اکثر زندگی بھر سیکھنے اور روحانی نشوونما کی اہمیت پر انسانی ترقی کے ضروری پہلوؤں کے طور پر زور دیتے ہیں۔ علمی تعلیم کے ساتھ روحانی اقدار کو مربوط کرتے ہوئے، صوفی تعلیمی پروگرام ایسے افراد کی پرورش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو بڑے پیمانے پر اپنی برادریوں اور معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنے کے لیے لیس ہوں۔

مزید برآں، صوفی برادری صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم کو خیراتی عطیہ (صدقہ) اور انسانیت کی خدمت (خدمت) کی شکلوں کے طور پر ترجیح دے سکتی ہے۔ وہ صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم کے اقدامات کی حمایت کے لیے خیراتی فاؤنڈیشنز، ٹرسٹ اور اوقاف قائم کر سکتے ہیں، ضرورت مند افراد کو وظائف، گرانٹس اور مالی امداد فراہم کر سکتے ہیں۔ ان پروگراموں کے ذریعے، صوفی برادری مثبت تبدیلی کی گاڑی کے طور پر صحت کی دیکھ بھال

اور تعلیم کے ذریعے انسانی وقار، سماجی انصاف، اور کمیونٹی ویلفیئر کو فروغ دینے کے لیے اپنے عزم کا اظہار کرتی ہے۔

صوفی احکامات کی اندرونی حرکیات

صوفی احکامات کی داخلی حرکیات، یا طریقت، پیچیدہ اور کثیر جہتی ہیں، جو اسلام کے اندر بھرپور روحانی روایت اور تنوع کی عکاسی کرتی ہیں۔ ان احکامات کی اصل میں استاد اور شاگرد کا رشتہ ہے، جہاں آقا (شیخ) سے شاگرد (مرید) تک براہ راست ترسیل کے ذریعے روحانی رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔ یہ رشتہ صوفی عمل کی بنیاد بناتا ہے، قربت اور اعتماد کے احساس کو فروغ دیتا ہے جو شاگرد کی روحانی نشوونما میں سہولت فراہم کرتا ہے۔

صوفی احکامات کے اندر، ایک درجہ بندی کا ڈھانچہ موجود ہے، جس میں شیخ اعلیٰ ترین عہدے پر فائز ہوتے ہیں۔ شیخ نہ صرف روحانی رہنما ہیں بلکہ صوفی راہ کے ایک مرشد، مشیر اور نمونہ بھی ہیں۔ شیخ کے نیچے، قیادت کے دوسرے درجے ہو سکتے ہیں، جیسے نائب یا اساتذہ، جو حکم کے انتظام اور اس کے اراکین کی رہنمائی میں معاونت کرتے ہیں۔ صوفی احکامات کی داخلی حرکیات کا مرکز ادب، یا مناسب طرز عمل کا تصور ہے، جو شیخ اور شاگرد دونوں کے طرز عمل کو کنٹرول کرتا ہے۔ ادب میں عاجزی، احترام اور شیخ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ شاگردوں کے درمیان باہمی احترام اور تعاون شامل ہے۔ ادب کی مشق کے ذریعے، شاگرد صبر، شکرگزاری اور ہمدردی جیسی اندرونی خصوصیات پیدا کرنا سیکھتے ہیں، جو روحانی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔

خلاصہ:

اس کی علمی تحقیقات صوفی برادریوں کے اندر تصوف اور سماجی عمل کے درمیان تعامل کو تلاش کرتی ہیں، اس بات کی کھوج کرتی ہے کہ کس طرح تصوف کے اصول اور عمل کمیونٹی کی ترقی کی کوششوں کو متاثر کرتے ہیں۔ سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے، انصاف کو فروغ دینے، اور پائیدار ترقی کی سہولت فراہم کرنے میں صوفی احکامات کے کردار کا جائزہ لے کر، یہ مطالعہ ٹھوس معاشرتی تبدیلی کو متاثر کرنے میں تصوف کی تبدیلی کی صلاحیت پر روشنی ڈالتا ہے۔ کیس اسٹڈیز اور نظریاتی تجزیوں کے ذریعے، تحقیق ان طریقہ کار کو واضح کرتی ہے جن کے ذریعے تصوف کمیونٹی کی فلاح و بہبود میں حصہ ڈالتا ہے، جبکہ اس متحرک میں موجود چیلنجوں اور حدود کو بھی حل کرتا ہے۔ بالآخر، یہ مقالہ معاشرے پر تصوف کے کثیر جہتی اثرات کے بارے میں گہرائی سے سمجھنے کی وکالت کرتا ہے اور عصری کمیونٹی کی ترقی کی کوششوں کے لیے اس کے مضمرات کی مزید کھوج کا مطالبہ کرتا ہے۔

حوالہ:

- ارنسٹ، سی (1997)۔ ابدی باغ: جنوبی ایشیائی صوفی مرکز میں تصوف، تاریخ اور سیاست۔ سنی پریس۔
- شمل، اے (1975)۔ اسلام کی صوفیانہ جہتیں۔ یونیورسٹی آف نارتھ کیرولینا پریس۔
- نصر، ایس ایچ (1993)۔ حق کا باغ: تصوف کا وژن اور وعدہ، اسلام کی صوفیانہ روایت۔ ہارپر ون۔
- Lewisohn، L. (2000). تصوف کا ورثہ: کلاسیکی فارسی تصوف اس کی ابتدا سے رومی تک۔ ون ورلڈ پبلی کیشنز۔
- لنگس، ایم (1973)۔ تصوف کیا ہے؟ اسلامک ٹیکسٹس سوسائٹی
- چٹک، ڈبلیو سی (1989)۔ علم کا صوفی راستہ: ابن العربی کا تخیل کی مابعد الطبیعیات۔ سنی پریس۔
- Karamustafa, AT (2007)۔ تصوف: ابتدائی دور۔ یونیورسٹی آف کیلیفورنیا پریس۔
- رحمان، ایف (1998)۔ اسلام میں احیاء اور اصلاح: محمد الشوکانی کی میراث۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔
- احمد، آئی۔ (2014)۔ اسلامی روشن خیالی: ایمان اور عقل کے درمیان جدوجہد، 1798 تا جدید دور۔ ون ورلڈ پبلی کیشنز۔
- الگر، ایچ (2000)۔ تصوف: ایک ابتدائی رہنما۔ ون ورلڈ پبلی کیشنز۔
- ڈی بروجن، جے ٹی پی (2000)۔ فارسی صوفی شاعری: کلاسیکی فارسی نظموں کے صوفیانہ استعمال کا تعارف۔ روٹلیج۔
- Buehler، A. (2008). پیغمبر کے صوفی وارث: ہندوستانی نقشبندیہ اور ثالثی کرنے والے صوفی شیخ کا عروج۔ کولمبیا یونیورسٹی پریس۔
- ارنسٹ، سی (2011)۔ تصوف: اسلام کی صوفیانہ روایت کا تعارف۔ شمبھالا پبلیکیشنز۔
- آربیری، اے جے (1969)۔ تصوف: اسلام کے عرفان کا ایک بیان۔ روٹلیج۔
- نکلسن، RA (2005)۔ رومی 1 کی صوفیانہ نظمیں: پہلا انتخاب، فارسی متن اور ترجمہ کے ساتھ یونیورسٹی آف شکاگو پریس۔
- ہالم، ایچ (2004)۔ تصوف۔ برل
- چٹک، ڈبلیو سی (2007)۔ تصوف: ایک مختصر تعارف۔ ون ورلڈ پبلی کیشنز۔
- بالڈک، جے (2000)۔ صوفیانہ اسلام: تصوف کا تعارف۔ آئی بی ٹورس۔
- Safi, O. (2014)۔ محمد کی یادیں: نبی کیوں اہمیت رکھتا ہے۔ ہارپر ون۔
- ارنسٹ، سی (2010)۔ کیمبرج تصوف کے ساتھی کیمبرج یونیورسٹی پریس۔